بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۵ تبلیغ ۱۳۴۶ ھش ۲۵ شوال ۱۳۸۶ھ ۵ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اس بات کو خوب یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ نے ہمیں ۲ دو حکم دیئے ہیں

اول یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ دوسرے یہ کہ نوع انسان سے ہمدردی کرو

"اس بات کو خوب یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کے ۲ دو حکم ہیں۔ اول یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں۔ اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو آدم زاد ہو اور خدا تعالےٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالےٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالےٰ کے حوالے کرو۔ قیامت نزدیک ہے تمہیں ان تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو ان سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا کیونکہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ان کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پُل ٹوٹ جاوے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے۔ پس دیندار کو چاہیئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان کسی کا مقابلہ کرتا ہے تو اسے کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑتا ہے۔ جیسے مقدمات میں ہوتا ہے۔ اس لئے آرام اسی میں ہے کہ تم ایسے لوگوں کا مقابلہ ہی نہ کرو۔ سدِّ باب کا طریق رکھو اور کسی سے جھگڑا مت کرو۔ زبان بند رکھو۔ گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گزر جاؤ گویا سنا ہی نہیں اور ان لوگوں کی راہ اختیار کرو جن کے لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے وَاِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا کِرَامًا۔ اگر یہ باتیں اختیار کرو گے تو یقیناً یقیناً اللہ تعالےٰ کے سچے مخلص بن جاؤ گے۔ اللہ تعالےٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں۔ وہ خود دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ اگر تم تین ہو تو چوتھا خدا ہوتا ہے۔ اس لئے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ۔

اگر تمہارے نفسانی جوش اور بد زبانیاں ایسی ہی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا۔ تمہیں تو چاہیئے کہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ جو مخالف خود شرمندہ ہو جاوے۔ بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۶۴/۱۶۵)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۴ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ بخار بھی ہے اور نزلہ بھی ہے۔ نیز کھانسی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

○ ربوہ ۴ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کل ناسازیٔ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ پڑھتے ہوئے محترم مولانا صاحب موصوف نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی رقم فرمودہ ایک تحریر پڑھ کر سنائی جس میں حضور نے اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا تھا کہ:۔

"(۱) محترم ابو العطاء صاحب جمعہ کی نماز پڑھا دیں۔ بخار، فلو (نزلہ۔ زکام) ہے دعا کی درخواست ہے

(۲) اللہ تعالےٰ کی حمد سے دل معمور ہے کہ اہل ربوہ کو اس نے محض اپنے فضل سے یہ توفیق عطا کی کہ وہ ایام جلسہ سالانہ میں اشیاء خورد و نوش کو ضیاع سے بچاتے رہے۔ نمایاں اور غیر معمولی توفیق۔"

حضور ایدہ اللہ کے یہ تازہ ارشادات سناتے کے بعد محترم مولانا صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرنے کی تحریک کی۔ نیز ایام جلسہ سالانہ میں اشیاء خورد و نوش کو ضیاع سے بچانے میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اظہار خوشنودی پر اہل ربوہ کو مبارکباد دی۔ آپ نے کہا اہل ربوہ نے حضور ایدہ اللہ کی ہدایت پر کما حقہ عمل کرتے ہوئے خوراک کو ضائع ہونے سے بچانے میں اطاعت کا بہت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور اس طرح حضور سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ خوشنودی کا یہ سرٹیفکیٹ ان کے لئے بہت خوشی و مسرت اور خاص شرف کا موجب ہے۔ بعد ازاں محترم مولانا صاحب موصوف نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ کی لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے اس کے عملی تقاضوں پر روشنی ڈالی۔

○ ربوہ ۴ فروری۔ محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے گیمبیا جانے کے لئے کل مورخہ ۳ فروری کو ۹ بجے صبح بذریعہ بس لاہور روانہ ہوئے۔ بہت سے احباب نے لاری کے اڈہ پر پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ بس روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ فروری ۱۹۶۷ء

حضرت عیسیٰ کا حقیقی نام اور قرآن حکیم

۱۵/۱۶ جنوری ۱۹۶۷ء کی اشاعتوں میں شیخ عبدالقادر صاحب لاہور کا ایک تحقیقاتی مضمون بزیر عنوان "پیغمبروں کے حقیقی اسماء اور قرآن حکیم" شائع ہوا ہے جس میں آپ نے مستشرقین کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ قرآن کریم میں سیدنا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا نام عیسیٰ آپ کا حقیقی نام نہیں ہے۔ قرآن کریم نے غلط نام دیا ہے حقیقی نام یسوع ہے چنانچہ شیخ صاحب لکھتے ہیں:۔

"قرآن حکیم نے بعض انبیاء کے ایسے نام بتائے ہیں جو کہ بائبل کے ناموں سے مختلف ہیں۔ تورات میں آدم کی ساتویں پشت میں ایک پیغمبر حنوک کا ذکر ہے۔ قرآن کریم نے اس کا نام ادریس بتایا ہے۔ اسی طرح حضرت زکریا کے بیٹے کا نام انجیل میں یوحنا ہے لیکن قرآن میں یحییٰ آیا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا نام یسوع کی بجائے عیسےٰ ہے۔ مستشرقین معترض ہیں کہ یہ حقیقی نام نہیں بلکہ ملتے جلتے ناموں کے باعث اشتباہ ہوا ہے۔ مثلاً عزرا پیغمبر کو عزدریس بھی کہتے ہیں۔ ادریس نام اسی سے لیا گیا۔ لیکن حالات حنوک نبی کے منسوب کر دیئے۔ یوحنا کو بعض نحوں کے اس صورت "یحیٰ" لکھا جاتا، اسے یحییٰ پڑھ لیا گیا۔ سریانی میں لیشوعہ کو ایسوع کہا جاتا، وہ مقلوب ہو کر موسے کے وزن پر عیسے بن گیا۔ یہ تینوں نام کسی نہ کسی اشتباہ کا نتیجہ ہیں۔

ہمارا نظریہ یہ ہے کہ قرآنی انبیاء کے اسماء خواہ وہ ذاتی ہوں یا صفاتی حقیقی نام ہیں۔ جہاں اختلاف نظر آتا ہے، وہاں اہل کتاب نے ٹھوکر کھائی ہے۔ اختلاف کی صورت میں تورات و انجیل کی بجائے قرآنی فضیلت اتنی واضح ہوتی ہے کہ اس آسمانی کتاب کا حسن و جمال نمایاں ہے اس کا مقام ارفع و اعلیٰ نظر آتا ہے"۔ (الفضل ۱۶/۱۵ ص۵)

شیخ صاحب نے اپنے مضمون میں تحقیقات سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا حقیقی نام عیسےٰ ہی ہے۔ قرآن کریم نے صحیح نام دیا ہے۔ اہل کتاب نے ٹھوکر کھائی ہے۔ اس ضمن میں ہم ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ بھی درج کرتے ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیقات بھی یہی تھی کہ عرب میں آپ کا نام عیسےٰ ہے نہ کہ یسوع۔ چنانچہ حوالہ حسب ذیل ہے۔

"اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے ایک خط سنایا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ کشمیر سے ایک پرانا صحیفہ ایک پادری نے حاصل کیا ہے جو کہ دو ہزار سال کا ہے اس میں مسیح کی آمد اور اس کے منجی ہونے کی پیشگوئی ہے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ

بعض وقت پادری لوگ عیسوی مذہب کی عظمت دل نشین کرانے کے واسطے ایسی مصنوعات سے کام لیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا معیار یہ ہے کہ اگر اس صحیفہ میں تثلیث کا ذکر ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ مصنوعی ہے۔ کیونکہ خود عیسویت کی ابتدا میں تثلیث کا عقیدہ نہ تھا بلکہ بعد میں وضع ہوا ہے۔

پھر اس امر پر تذکرہ ہوتا رہا کہ قدیم اور اصل لفظ عیسےٰ ہے یا یسوع حضورؑ نے فرمایا کہ پرانا عیسےٰ ہی ہے۔ تمام عرب میں عیسیٰ کا لفظ ہے۔ یسوع کا ذکر پرانے عرب اشعار میں بھی نہیں پایا جاتا چونکہ عیسےٰ نبی تھے اس لئے معلقہؔ انہوں نے کسی موقعہ پر عیسےٰ کو بدل کر یسوع بنا لیا ہو۔ یہ بھی تعجب ہے کہ آج تک کسی نبی کا نام نہیں الٹا۔ حضرت الہی کا الٹا اور مذہب الہی کا الٹا۔ ایسا ہی کسی کا شعر ہے ؎

نہ ہو کیونکہ ہمارا کام الٹا ۔ ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

اس کے بعد حکیم نور الدین صاحب نے عرض کیا کہ ساری اناجیل میں کہیں عیسےٰ کا نام نہیں آیا۔ یسوع کا آیا ہے۔ (البدر ۲۱ دسمبر ۱۹۰۲ء)

حدیث النبیؐ

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اينا لم يظلم فانزل الله تعالى ان الشرك لظلم عظيم۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ جب آیت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم (جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا) نازل ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (بہت گھبرائے) کہنے لگے کہ ہم میں سے کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا۔ تو اللہ بزرگ و برتر نے ان الشرک لظلم عظیم (یقیناً شرک بڑا ظلم ہے) نازل فرمایا۔

(بخاری کتاب الایمان)

فیصلہ کن حدیث قدسی

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کفایۃ اللبیب فی خصائص الحبیب المعروف بالخصائص الکبریٰ میں ایک حدیث قدسی لائے ہیں۔ جو اس بات میں فیصلہ کن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں نبی ہوگا۔ حدیث ہذا یوں وارد ہے۔

واخرج ابو نعيم في الحلية عن انس قال قال رسول الله اوحى الله الى موسى نبي بني اسرائيل انه من لقيني وهو جاحد باحمد ادخلته النار قال يارب ومن احمد قال ما خلقت خلقاً اكرم علي منه كتبت اسمه مع اسمي في العرش قبل ان اخلق السموات والارض ان الجنة محرمة على جميع خلقي حتى يدخلها هو وامته۔ قال ومن امته قال الحمادون يحمدون صعوداً وهبوطاً وعلى كل حال يشدون اوساطهم ويطهرون اطرافهم صائمون بالنهار رهبان بالليل اقبل منهم اليسير وادخلهم الجنة بشهادة ان لا اله الا الله۔ قال اجعلني نبي تلك امتي قال نبيها منها۔ قال اجعلني من امة ذالك النبي قال استقدمت واستأخر ولكن ساجمع بينك وبينه في دار الجلال

(الخصائص الکبریٰ جلد اول ص۱۲ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن)

ترجمہ۔ ابونعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں حضرت انسؓ سے تخریج کی ہے۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا نے بنی اسرائیل کے نبی موسےٰ کو وحی کی کہ جو شخص مجھ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ احمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا منکر ہوگا تو میں اس کو دوزخ میں داخل کر دوں گا۔ خواہ کوئی ہو۔ موسےٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ احمد کون ہیں؟ ارشاد ہوا میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو ان (احمدؐ) سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہو۔ میں نے عرش پر اس کا نام اپنے نام کے ساتھ زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے بھی پہلے لکھا ہے۔ بے شک جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے۔ جب تک وہ نبی اور ان کی امت جنت میں داخل نہ ہوں۔ موسےٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت کون لوگ ہیں؟ ارشاد باری ہوا۔ وہ بہت حمد کرنے والے ہیں۔ چڑھائی اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ۔ برموقع جلسہ سالانہ

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں شروع سے ہی تمام تر اسی راستے پر چلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ گویا اللہ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت آپ کا جزوِ بدن ہے۔ ابتداء ہی میں نمازوں اور ذکرِ الٰہی میں شغف کی یہ حالت تھی کہ عموماً مسجد میں ہی رہتے یہاں تک کہ آپ کو مسیتڑ کہا جاتا۔ قرآنِ کریم کی تلاوت کی یہ صورت کہ مسجد میں ٹہلتے اور قرآن کریم پڑھتے اور آنسو بہاتے۔ راتیں نوافل اور ذکرِ الٰہی میں گزارتے۔ آپ کے والد ماجد نے آپ سے دریافت کروایا کہ کوئی ملازمت کرنا چاہیں تو اس کا انتظام ہو سکتا ہے۔ جواب بھیجا کہ میں نے جس کی نوکری کرنی تھی کر لی ہے۔ انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے کئی ماہ کے روزے رکھے اور ایک وقت غذا پر اور وہ بھی نہایت قلیل پر اکتفا کیا تاکہ جسم اللہ تعالیٰ کے راستے میں مشقتیں برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ نماز کی پابندی یہاں تک کہ حضرت والد صاحب کی طرف سے کبھی مقدمات کی پیروی کے لئے جانا پڑتا اور وہاں نماز کا وقت آ جاتا تو دنیوی کام سے بے نیاز ہو کر نماز میں مصروف ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف انقطاع کا یہ عالم کہ گویا ہر وقت اس کے حضور میں سربسجدہ ہیں اور گرد و پیش سے بے خبر۔

حفاظتِ فروج کی یہ حالت کہ نہایت درجہ پاک دامن اور آنکھیں خوابیدہ رکھنے والے۔ گویا آپ پر کبھی جوانی آئی ہی نہیں۔ دیانت ایسی کہ کبھی کسی کو ایک پیسہ کا بھی نقصان نہ پہنچایا بلکہ سب پر احسان کیا۔ ایک مرتبہ آپ کے ایک صحابی نے آپ کے سامنے راستے سے ایک بیر اٹھا لیا جو کہ سڑک کے کنارے کی ایک بیری سے گرا پڑا تھا۔ آپ نے فرمایا اسے نہ کھاؤ اور وہیں رکھ دو۔ آخر یہ کسی کی ملکیت ہے۔ راستبازی اس حد تک کہ سخت خطرہ کے وقتوں میں بھی راستی کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ فیاضی ایسی کہ حتی الوسع کسی کے سوال کو رد نہیں کیا۔ ہمدردی ایسی کہ دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھا اور اس کے دور کرنے کی پوری کوشش کی۔ اخلاقِ فاضلہ اس قسم کے کہ کبھی دشمن سے بھی بدلہ نہ لیا اور عفو اور چشم پوشی سے کام لیا اور حسنِ سلوک کیا۔ بہادری اس طور کی کہ ساری دنیا کی مخالفت کی بھی پرواہ نہیں کی۔ استقامت ایسی کہ نہ کبھی تھکے نہ درماندہ ہوئے۔

غرضیکہ آپ نے اپنے مطاع اور محبوب آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں خالق اور مخلوق دونوں کے حقوق کی انتہائی حفاظت کی۔ آپ کی سیرت کی کتابیں ان واقعات سے بھری پڑی ہیں۔ ان واقعات کو دیکھنے والے ابھی تک موجود ہیں۔ اس اطاعت اور محبتِ رسولؐ نے آپ میں ایسا نور اور ایسا جذب پیدا کر دیا کہ سعید روحیں آپ کی طرف کھنچے چلے گئے اور انہوں نے دنیا کی ملامتوں اور مخالفتوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ وہ بھی جو آپ کے بعد آنے والے ہیں اس نور کا مشاہدہ اپنی روح کی آنکھوں سے کر رہے ہیں انہیں بھی وہ اسی طرح کھینچ رہا ہے جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے۔ یہ محبت ہے جو اصل محبت ہوتی ہے جو اطاعت کے کسی پہلو کو چھوڑنے نہیں دیتی اور محبوب کے رنگ میں رنگین کر دیتی ہے۔ باقی تو سب مذاق اور محبت کا منہ چڑانا ہوتا ہے۔

رؤیا و کشوف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ محبت آپ کی گھٹی میں رچائی گئی۔ کسی زمانہ میں بھی آپ اس سے خالی نظر نہیں آتے۔ یہ خدا تعالیٰ کی دین تھی جو اس نے آپ کی پاک فطرت پر نگاہ ڈالتے ہوئے آپ کو دی تھی۔ پھر یہ محبت بعض رؤیا اور کشوف کے ذریعے جن میں آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرائی گئی پوری طرح بھڑکا دی گئی۔ ایک اس قسم کا رؤیا جو آپ نے تحریر فرمایا ہے یہاں درج کیا جاتا ہے۔ آپ کی عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے:-

"اور اوائل ایام جوانی میں ایک رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک عالیشان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضورؐ کہاں تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے مجھے اس مکان کے ایک کمرے کا پتہ دیا۔ میں اس کے اندر چلا گیا۔ اور جب میں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا تو حضورؐ بہت خوش ہوئے اور آپؐ نے مجھے بہتر طور پر سلام کا جواب دیا جیسا کہ میں نے سلام عرض کیا تھا۔ آپؐ کا حسن و جمال و ملاحت اور مجھ پر آپؐ کی پُرشفقت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپؐ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپؐ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا اس وقت آپؐ نے مجھے فرمایا اے احمد تیرے ہاتھ میں کیا چیز ہے۔ جب میں نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور وہ مجھے اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوئی۔ میں نے عرض کیا حضور یہ میری ایک تصنیف ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۴۸ طبع اوّل۔ اس سے آگے اردو عبارت اسی کے تسلسل میں براہینِ احمدیہ سے نقل کی گئی ہے)۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تُو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کتاب کا نام میں نے قطبی رکھا ہے جس کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپے کا اشتہار دیا گیا ہے۔

غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مُردہ جو کہ دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرتؐ کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما تھے۔

پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا اور تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی اور اس نے وہیں کھا لی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دینِ اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اس نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔"

(براہینِ احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

اس رؤیا کی عظمت ظاہر ہے اور محتاجِ بیان نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کس شان اور شوکت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جلوہ افروز ہوئے۔ کس طرح اپنے حسن و جمال اور شفقت اور محبت کا اظہار فرمایا اور کس طرح آپ کے ہاتھوں دینِ اسلام کی تازگی اور ترقی کی بشارت دی۔

منظوم فارسی کلام

اسی رؤیا اور اس قسم کی دیگر رؤیا اور کشوف کے اثر کا ذکر حضورؑ اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منظوم کلام میں بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

تا مرا نور رسول پاک را بنمودہ اند
عشق او در دل ہمی جوشد چو آب از آبشار
آتش عشق از دم من ہمچو برقے می جہد
یکطرف اے ہمدمان خام از گرد و جوار
بر سر وجد است دل تا دید روئے او بخواب
اے بران روئے دہش جان و سر و روئم نثار
صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بے شمار
تا وجودم ہست خواہد بود عشقت در دلم
تا دلم دوران خوں دارد بہ تو دارد مدار
یا رسول اللہ برویت عہد دارم استوار
عشق تو دارم ازاں روزیکہ بودم شیر خوار
ہر قدم کاندر جناب حضرت بیچوں زدم
دیدمت پنہاں معین و حامی و نصرت شعار
در دو عالم نسبتے دارم بتو از بس بزرگ
پرورش دادی مرا خود ہمچو طفلے در کنار
یاد کن وقتیکہ در کشفم نمودی شکل خویش
یاد کن ہم وقت دیگر کامدی مشتاق وار
یاد کن آں لطف و رحمتہا کہ با من داشتی
واں بشارت ہائے کہ میدادی مرا از کردگار
یاد کن وقتے چو بنمودی بہ بیداری مرا
آں جمالے آں رخے آں صورت رشک بہار

یہ ایک لمبی نظم میں سے چند اشعار لئے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے :۔

۱۔ جب سے رسول پاکؐ کا نور مجھے دکھایا گیا ہے۔ تب سے میرے دل میں اس کا عشق ایسا جوش مارتا ہے جیسے آبشار کا پانی۔

۲۔ اس کے عشق کی آگ میرے سانس سے اس طرح شعلہ مارتی ہے جیسے بجلی۔ اے کچے عاشقو میرے پاس سے ہٹ جاؤ ایسا نہ ہو کہ جھلسے جاؤ۔

۳۔ جب سے میرے دل نے خواب میں اس کی شکل دیکھی ہے تب سے وہ وجد میں ہے۔ میرا سر اور میری جان اور منہ سب کے سب اس کے سر اور منہ پر قربان ہیں۔

۴۔ مَیں لاکھوں یوسف اس کے چاہِ ذقن میں دیکھ رہا ہوں اور لاکھوں اس کے دم سے مسیح ناصری بن گئے۔

۵۔ جب تک میرا وجود ہے آپؐ کا عشق میرے دل میں رہے گا۔ جب تک میرے دل میں خون گردش کرتا رہے گا وہ آپؐ کا عاشق رہے گا۔

۶۔ اے اللہ کے رسولؐ مَیں پختہ عہد کے ساتھ آپؐ کے چہرہ کا فدائی ہوں مَیں تو اس دن سے آپؐ کا عاشق ہوں جبکہ ماں کی گود میں دودھ پیتا تھا (یعنی بچپن سے)

۷۔ جو قدم بھی مَیں نے خدا تعالیٰ کی درگاہ کی طرف اٹھایا ہے۔ اس میں مَیں نے آپؐ کو پوشیدہ طور پر اپنا حامی اور مددگار پایا۔

۸۔ دونوں جہان میں مَیں آپؐ کے ساتھ بہت بڑی نسبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے مجھے بچے کی طرح اپنی گود میں پالا ہے۔

۹۔ اس وقت کو یاد فرمائیے جبکہ آپؐ نے مجھے کشف میں اپنی شکل دکھائی اور دوسرے وقت کو بھی یاد کیجئے جب آپؐ مشتاق وار میرے پاس آئے۔

۱۰۔ اپنی عنایات اور مہربانیوں کو بھی یاد فرمائیے جو آپؐ مجھ پر کیا کرتے تھے۔ اور ان بشارتوں کو بھی جو آپؐ مجھ کو خدا کی طرف سے دیا کرتے تھے۔

۱۱۔ اس وقت کو بھی یاد کریں جب آپؐ نے جاگتے ہوئے مجھے اپنا رشک بہار چہرہ اور جمال اور اپنی صورت دکھائی تھی۔

ان اشعار میں اور اسی قسم کے اور اشعار میں جس عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا اظہار ہے اس کی کوئی انتہا نظر نہیں آتی۔ اس عشق اور متابعت رسولؐ نے آپؐ کو کیا کچھ دیا اس کے متعلق آپؐ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"خداوند کریم نے اس رسول مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق اور معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے۔ اور بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بہ یمنِ متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۴۵ حاشیہ)

اسی طرح آپؐ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"اور جو شخص اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اسکو بخشی جاتی ہے۔ نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شاملِ حال ہو جاتی ہیں۔ اور تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک منفرد انسان ہو جاتا ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے اسرارِ خاصہ اس پر ظاہر کرتا ہے۔ اور اپنے حقائق و معارف کھولتا ہے۔ اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں نمودار کرتا ہے۔ اور اپنی ربوبیت کا آئینہ اس کو بنا دیتا ہے۔ اسکی زبان پر حکمت جاری ہو جاتی ہے اور اس کے دل سے نکاتِ لطیفہ کے چشمے نکلتے ہیں۔ اور پوشیدہ بھید اس پر آشکار کئے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان تجلی اس پر فرماتا ہے اور اس سے نہایت قریب ہو جاتا ہے اور اپنی استجابت دعاؤں میں اور اپنی قبولیتوں میں۔ اور فتح ابوابِ معرفت میں۔ اور انکشاف اسرارِ غیبیہ میں۔ اور نزولِ برکات میں سب سے اوپر اور سب پر غالب رہتا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۱، ۲۲۲)

ان ساری برکات سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بدرجہ اتم متمتع فرمایا اور اسی کا حضورؑ نے نقشہ کھینچا ہے۔ یہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حد درجہ محبت اور کامل پیروی کا نتیجہ تھا۔ دراصل یہ نتیجہ ہی اس محبت اور پیروی کی کیفیت اور کمیت کو ظاہر کرتا ہے خام محبت کبھی یہ نتیجہ پیدا کرتی۔

(باقی)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

انتہائی میں حمد کریں گے۔ اپنی کمریں باندھیں گے اور اپنے اطراف (اعضاء) پاک رکھیں گے۔ دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو تارکِ دنیا۔ مَیں ان کا تھوڑا عمل بھی قبول کروں گا اور انہیں کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت سے جنت میں داخل کروں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ مجھ کو اس امت کا نبی بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا۔ اس امت کا نبی اس امت میں سے ہوگا۔ عرض کیا مجھ کو ان (محمدؐ) کی امت میں سے بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا تم پہلے ہو گئے وہ پیچھے ہوں گے۔ البتہ تم کو اور ان کو دار الجلال (جنت) میں جمع کر دوں گا۔

اس حدیث کی رُو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اصالتاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح اس امت میں نہیں آ سکتے۔ کیونکہ اس حدیث کے رُو سے نبی امت میں سے ہی آ سکتا ہے۔ پس حدیثوں کا موعود عیسیٰ نبی اللہ اس امت میں سے ہی ایک فرد نبی اللہ بننے والا تھا اور انقطاع نبوت کے مضمون پر مشتمل احادیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے باہر اب کوئی شخص مقامِ نبوت نہیں پا سکتا۔ فتدبروا یا اولی الالباب۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔"

(ختم نبوت کی حقیقت صفحہ ۶۲ تا ۶۴)

احمدی مزارعین توجہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر احمدی مزارعین کو توجہ دلائی ہے کہ سندھ میں مزارعت پر کاشتکاری کے بہت مواقع ہیں حضور کے اس ارشاد کے تحت تحریک ہے جو احباب ہمارے فارمز ناصر آباد، محمود آباد ضلع تھرپارکر اور مبارک آباد ضلع حیدرآباد میں کاشتکاری کرنا چاہتے ہوں وہ درج ذیل پتہ پر تفصیلات طے کریں۔

ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے چھہترویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر

جماعت احمدیہ کا چھہترواں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دعاؤں ذکر الٰہی اور مومنانہ محبت واخوت کے مخصوص ماحول میں اپنی روایتی شان کیساتھ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۸ء کو شروع ہوکر مورخہ ۲۸ جنوری کی شام کو بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں بزرگان جماعت اور علمائے سلسلہ کی مختلف دینی موضوعات پر اہم تقاریر کے علاوہ خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی تینوں دن احباب سے خطاب فرمایا جو کہ احباب کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیادِ ایمان وعرفان کا موجب ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ کے مختصر کوائف الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب ذیل میں تقاریر کی مختصر روداد ہدیہ احباب کی جاتی ہے:-

۲۶ جنوری۔ پہلا اجلاس

مورخہ ۲۶ جنوری ساڑھے نو بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر افتتاحی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ جب حضور جلسہ گاہ میں تشریف لاتے تو حاضرین جلسہ نے کھڑے ہوکر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو کہ مکرم ڈاکٹر الحافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودہا نے کی اسکے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

تلاوت ونظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے نہایت دردمندی کے ساتھ حاضرین جلسہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت رقیق اور جامع دعائیں فرمائی تھیں حضور کے اس افتتاحی خطاب کا مکمل متن الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔

افتتاحی تقریر کے بعد حضور جلسہ گاہ سے واپس تشریف لے گئے اور پہلے اجلاس کی کارروائی محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ لاہور کی صدارت میں شروع ہوئی۔ سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا

"حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ"

آغاز تقریر میں آپ نے بتایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ تھے۔ آپ آسمانِ ہدایت کے بادشاہ دنیائے رشد کے مزکی اور قدوسیوں کے شہنشاہ تھے۔ آپ کی قوت قدسیہ نے ایسے عدیم المثال کام سرانجام دئے کہ زمان ومکاں کے فاصلے بے حقیقت ہوکر رہ گئے ہمارے دل وجاں سے پیارے اور محبوبوں کے محبوب آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لاکھوں مُردوں کو زندہ کر دیا اور کتنے ہی زندوں کو مسیحا بنا دیا آپ کا غیر فانی نور زندہ ہے اور وہ ہر صدی کے سر پر تاریک راتوں میں ضیا پاشی کرتا رہا . . . . حتیٰ کہ وہ پورنماشی کا چاند بھی آپ ہی کی قوت قدسیہ سے وجود میں آیا جس نے چودھویں صدی میں اپنے آقا کے نور کی چادر اوڑھ کر ایک دفعہ پھر دنیا کی ظلمتوں کو اجالوں میں تبدیل کر دیا۔ آپ نے مختلف مثالیں دے کر واضح کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کبھی کسی نبی کا دائرہ اصلاح اتنا وسیع نہ ہوا تھا حضور کا دائرہ اصلاح کل عالم پر محیط کر دیا گیا۔ آپ ایک ایسی دنیا کی طرف مبعوث ہوئے جو سر تا پا برائیوں اور گناہوں میں ملوث تھی۔ لیکن آپ نے ایک قلیل مدت میں تمام برائیوں کا خاتمہ کر ڈالا۔ بدی کی ہر تاریکی دور ہوئی اور اسکی بجگہ ایک نور نے لی۔ حتیٰ کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم پر روحانیت اور تقویٰ اللہ کا ایسا رنگ چڑھا دیا کہ وہ انمول جواہر کی طرح چمکنے لگے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ دنیا کے مختلف حصوں میں جو بدیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت موجود تھیں وہ ساری کی ساری عربوں میں پائی جاتی تھیں۔ اس کے علاوہ ان میں جو گنتی کی چند خوبیاں پائی جاتی تھیں ان پر بھی تہہ بتہہ بدیوں کا گہرا رنگ چڑھا ہوا تھا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا کمال تھا کہ آپ نے عربوں کو مشہور اور ظاہری بدیوں سے ہی پاک نہ کیا بلکہ آپ نے ان کی خوبیوں پر ناپاکیوں کی جو آمیزش تھی اسے بھی دور کر کے انہیں خالص اور پاک بنا دیا اس سلسلے میں محترم صاحبزادہ صاحب نے کئی مثالیں پیش کیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایمان افروز تحریریں بھی پڑھ کر سنائیں اور ان کی روشنی میں بتایا کہ جو لوگ ذلت کی انتہائی گہرائیوں میں گرے پڑے تھے اور روحانی اور اخلاقی پستی کی انتہا تک پہنچ چکے تھے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک مزکی نگاہ سے ہی بدل گئے۔ آپ کی دعاؤں کا فیض رحمت کا پانی بن کر ان پر برسا یہاں تک کہ ان کے سارے گند دھوئے گئے۔ سب ناپاکیاں ان سے دور ہو گئیں۔ پھر آسمانی نور ان کے دلوں پر نازل ہوا۔ سینے اس نور سے بھر گئے۔ یہاں تک کہ وہ ان کی پیشانیوں سے پھوٹنے لگا۔ آپ اس دنیا سے رخصت نہ ہوئے۔ جب تک کہ ان میں سے ہر ایک جو صدق وصفا کے ساتھ آپ کے قدموں میں حاضر ہوا ایک مہبط نور نہ بن گیا۔ تب آپ نے افق اعلیٰ سے اپنے گرد وپیش زمین آسمان پر نگاہ ڈالی تو آپ نے اسے ستاروں کی طرح روشن صحابہؓ سے مزین پایا۔ یہی تزکیہ نفس کا وہ حیرت انگیز معجزہ ہے۔ جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ تقریر کرنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "زمانہ حال کے فکری رجحانات اور اسلام" آپ کی تقریر کا خلاصہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ الفضل کی چند گذشتہ اشاعتوں میں آپ کی تقریر کا مکمل متن احباب ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ محترم قاضی صاحب کی تقریر کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (باقی)

جماعت کا فرض ہے کہ خدمت وقربانی کے مواقع کی قدر جانیں

(از محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن)

"مجھے یقین ہے کہ ہر فرد اپنے دل میں یہ تڑپ رکھتا ہے کہ وہ اپنی نسبت اپنے پیارے امام کے حسن ظن کو صحیح ثابت کرکے اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ٹھہرے اور اسکے فضلوں کا وارث ہو سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحم سے مخلصین کو اپنے انعاموں کا مورد بنانے کے لئے اخلاص اور قربانی کے مواقع میسر فرماتا ہے اور انہیں ایسے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جاتا ہے ورنہ ہم میں سے ہر ایک اپنی بساط کو خوب جانتا ہے۔ کہ کیا تھا اور محض اپنے فضل سے خدا تعالیٰ نے کیا بنا دیا۔

چاہیئے کہ ہم خدمت وقربانی کے مواقع کی قدر جانیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا پیش خیمہ شمار کرتے ہوئے اخلاص اور بشاشت کے ساتھ صمیم قلب سے ان کا خیر مقدم کریں۔ ہم میں سے جو اپنے تئیں تنگی میں محسوس کرتا ہے وہ جانے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رستے میں انفاق کو فراخی کا ذریعہ بناتا ہے اور جو فراخی محسوس کرتا ہے وہ سمجھے کہ انفاق فی سبیل اللہ ہی اللہ تعالیٰ کے شکر کے اظہار کا طریق ہے اور اس کا وعدہ ہے لئن شکرتم لازیدنکم

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل ورحم سے اب تک جو توفیق ہمیں بخشی ہے اسکے شکر کے طور پر ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم فضل عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق باون لاکھ قرار دے لیں اور کوشش کریں۔ کہ ہمارے وعدے جلد سے جلد اس حد تک پہنچ جائیں تا کہ مزید قربانیوں کا راستہ ہمارے لئے کھلتا چلا جائے۔" (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست
مجاہدین تحریک جدید

وزیر آباد (مرسلہ میاں غلام احمد صاحب)

میاں برکت علی صاحب۔ میاں اکبر علی صاحب
میاں محمد خان صاحب۔ میاں غلام احمد صاحب
معہ اہل و عیال　1000/-
گلزار احمد صاحب معہ اہل و عیال　200/-
مولوی معراج الدین صاحب　60/-
مشتاق احمد صاحب معہ اہل و عیال
و والدہ صاحبہ　26/-
والدہ ملک مظفر احمد صاحب　22/-
ملک ریاض احمد صاحب　13/-
ماسٹر عنایت احمد صاحب
معہ اہل و والدہ صاحبہ　220/-
فاروق احمد صاحب پسر ماسٹر عنایت احمد صاحب　100/-
صوفی محمد حسین صاحب　65/-
ڈاکٹر شیخ محمد عبد اللہ ہاگو وال
معہ اہل و عیال　80/-
مستری محمد حسین صاحب　12/-
بھائی محمد رمضان صاحب　30/-
مولوی محمد ابراہیم صاحب
معہ اہل و عیال　25/-
استاد محمد حسین صاحب　15/-
محمد نذیر صاحب و میاں امام الدین صاحب　13/-

حافظ آباد (مرسلہ ملک برکت علی صاحب)

مولوی غلام احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ　38/-
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب　15/-
میاں فضل الدین صاحب　10/-
میاں محمد عبد اللہ صاحب بزاز　12/-
مستری بشیر احمد صاحب ٹلہ ساز　10/-
شیخ محمد صادق صاحب پاک ٹلز　15/-
محمد داؤد احمد صاحب ولد مولوی غلام احمد صاحب　10/-
زینب بی بی اہلیہ محمد شریف صاحب
معہ والدہ　10/25
مبشر احمد ولد نور محمد۔ والدہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب　16/25

نوٹ:۔ دفتر ہذا کے انسپکٹر کی اطلاع کے مطابق حسب ذیل بہنوں نے بھی چندہ دیا ہے۔
جمیلہ بیگم صاحبہ۔ ولایت بیگم صاحبہ
کنیز فاطمہ صاحبہ۔ نواب بی بی صاحبہ
زبیدہ بیگم صاحبہ۔ رحیم بی بی صاحبہ
ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گجرات شہر
(مرسلہ مکرم سید شریف احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید)

سید باغ علی شاہ صاحب معہ اہلیہ　21/35
سید شریف احمد شاہ صاحب　19/-
سید رشید احمد صاحب　17/-
منشی محمد رمضان صاحب　10/12
ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب　92/-
صوبیدار محمد یعقوب صاحب　22/-
ٹھیکیدار محمد ابراہیم صاحب
معہ اہلیہ صاحبہ　50/-
شیخ فیض احمد صاحب فیض
معہ والدین　60/-
میاں محمد یوسف صاحب　13/-
سید سجاد حیدر صاحب
معہ لواحقین　10/-
چوہدری منصور الحسن صاحب
نوری　25/-
مسرت افزا صاحبہ　5/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

معاونین خاص کی تعداد میں اضافہ

تحریک جدید کے مجاہدین جو ایک ہزار روپیہ سالانہ یا اس سے زائد مالی قربانی پیش کرتے ہیں۔ ہماری اصطلاح میں معاونین خاص کہلاتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں دو مزید مخلصین نے اپنے وعدوں کو ایک ہزار روپے تک بڑھا کر اس مبارک تحریک میں شمولیت فرمائی ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعائے خاص کی تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی خیر و برکت نازل فرمائے۔

(۱) مکرم الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر۔
(۲) مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد

فجزاھما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

وکیل المال اول تحریک جدید

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

حاجی امیر عالم صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم عبد الغفار صاحب ڈار راولپنڈی

حاجی امیر عالم صاحب آف کوٹلی آزاد کشمیر جماعت کے معروف اور نہایت مخلص بزرگ تھے۔ آزاد کشمیر میں جملہ احمدی جماعتوں کا اولین امیر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ہی کو مقرر فرمایا تھا۔ مورخہ ۹ جنوری ۶۲ء کو صبح سوا چھ بجے طویل بیماری کے بعد بمقام کوٹلی اس دار فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ریاست پونچھ کے معروف احمدی دوست منشی دانشمند خان صاحب وکیل کے چھوٹے بھائی تھے۔ تقسیم ملک اور بالخصوص ریاست جموں و کشمیر کی موجودہ تحریک آزادی میں آپ کو ہر دل دستوں میں کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور راولپنڈی کے مقام پر کئی سال تک آپ کو مہاجرین کشمیر کی بے لوث خدمت کا موقع ملتا رہا۔ اس عظیم الشان خدمت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر رنگ میں نوازا۔ اور آپ کی اہلیہ صاحبہ کو چند سال قبل یک ساتھ حج کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور ربوہ میں بھی ہر جلسہ سالانہ پر التزام کے ساتھ زیادہ سے زیادہ افراد کنبہ لیکر پہنچ جاتے تھے۔ نہایت خوش الحان بھی تھے۔ آپ کی ذاتی سنکر وجد طاری ہو جاتا تھا۔ اپنے گھر میں بالعموم نماز باجماعت کا اہتمام کرتے۔

کشمیری احباب میں حاجی صاحب کی وفات کو خاص طور پر محسوس کیا گیا ہے۔ کشمیری اخبارات نے وفات کی خبر خاص طور پر شائع کی ہے۔ مشہور قومی کارکن خالد کاشمیری پبلسٹی سیکرٹری جموں و کشمیر محاذ رائے شماری نے اخبار انصاف میں لکھا ہے:۔

"حاجی صاحب ایک انتہائی پرخلوص کارکن مذہبی عالم اور سماجی بہبود کے داعی تھے ان کی ساری زندگی ملک اور قوم کی خدمت میں صرف ہوئی۔ تحریک آزاد کشمیر میں ان کا بھرپور کردار صفحہ تاریخ پر ہمیشہ جگمگاتا رہے گا۔ انہوں نے انتہائی معمولی حیثیت سے نکل کر اپنی ذاتی محنت اور قابلیت سے بام عروج کو چھو لیا اور یہ واحد آدمی تھے۔ جنہیں تمام علاقہ کے خورد و کلاں اور بچے احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔"

احباب جماعت ہمارے مرحوم بھائی کے حق میں دعائے مغفرت فرما دیں اور سب لواحقین کے لئے یہ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ) عبد الغفار ڈار سابق مدیر اصلاح سرینگر حال راولپنڈی)

پتہ مطلوب ہے

مکرم نعمت اللہ خان صاحب ولد ماسٹر مامول خان صاحب موصی ۱۲۷۶۳ ساکن جیسں آباد۔ ضلع تھرپارکر کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو بڑے مہربانی دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔ اگر موصی موصوف خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے جلد مطلع فرمائیں۔

(خاکسار سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

شیخ محمد حسین صاحب چنیوٹ میں بعارضہ بخار و کھانسی و نزلہ شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(احمد علی خان امجد چنیوٹ)

(۲) میری خالہ زاد بہن کو دو تین روز سے بخار آرہا ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناصرہ پروین دارالیمن ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

— لاہور ۳ فروری —

گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے ریلوے کے ہڑتالی ملازموں کو خبردار کیا ہے کہ وہ ریلوے کا نظام درہم برہم کرنے کی کوشش نہ کریں ورنہ حکومت سخت اقدام کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ امن و امان ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا اور مفادِ عامہ کی سروسوں میں تعطل پیدا کرنے کی کوششوں کا نتائج سے بے پرواہ ہو کر مقابلہ کیا جائے گا۔ گورنر کل رات یہاں اخبارات کے ایڈیٹروں کی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ عوام یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ حکومت کو اناج کی نقل و حمل اور لوگوں کے سفر کے نظام میں تعطل پیدا کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ اور اس نظام کو برقرار رکھنے کے لئے حکومت جو اقدامات ضروری سمجھے وہ اختیار کرنے چاہئیں۔ یہ اقدامات حکومت ضرور اختیار کرے گی اس لئے اگر ضروری ہوا تو ٹرینیں چلانے کے لئے فوج طلب کر لی جائے گی۔

گورنر نے توقع ظاہر کی کہ ریلوے ملازم دانش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی غیر قانونی ہڑتال ختم کر دیں گے کیونکہ اس ہڑتال کی وجہ سے صوبہ کے کروڑوں افراد کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ملازموں کے لیڈروں سے مصالحتی بات چیت کی جا رہی ہے اور ایسی مصالحت کا دروازہ کھلا ہے لیکن عوام کو حکومت سے یہ مطالبہ کرنے کا حق پہنچتا ہے کہ اناج کی نقل و حمل اور لاکھوں افراد کے سفر کے انتظام میں کوئی خلل پیدا نہ ہونے دیا جائے اور اس مقصد کے لئے حکومت جو انتظامات اور اقدامات ضروری سمجھے اسے اختیار کرنے چاہئیں۔ گورنر نے کہا کہ یہ اقدامات ضرور کئے جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو ٹرینیں چلانے کے لئے فوج بلائی جائے گی کیونکہ جب عام لوگ مصیبت میں مبتلا ہوں تو حکومت خاموش تماشائی نہیں رہ سکتی۔ عوام کے مفاد کا تقاضا ہے کہ اس قسم کی سرگرمیوں کی اجازت نہ دی جائے جس سے عوام کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے۔

گورنر نے کہا کہ حکومت نے ریلوے ملازمین کے متعلق انتہائی ہمدردانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ اگر وسائل نے ریلوے مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانے کی اجازت دی تو حکومت مزدوروں کو مزید سہولتیں فراہم کرنے میں ذرا بھی تامل سے کام نہیں لے گی۔ حکومت نے صوبہ بھر میں سستے آٹے کی دکانیں کھولنے کا مطالبہ تسلیم کر لیا ہے اور ریلوے ملازمین کا سب سے اہم مطالبہ یہی تھا۔ اس لئے اب اگر یہ ملازم تشدد کے ذریعے حکومت کو دھمکانا چاہتے ہیں یا سودے بازی کرنا چاہتے ہیں تو یہ انتہائی قابلِ اعتراض بات ہے۔

انہوں نے کہا کہ صوبہ کے مختلف مقامات سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ سمجھدار ریلوے ملازموں کو زدوکوب کیا گیا ہے یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کہ بعض ملازموں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اس طرح حکومت سے اپنے مطالبات زبردستی منوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

گورنر نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ صوبہ کے تمام امن پسند شہری حکومت کے اس سخت اقدام کی حمایت کریں گے جس کا اختیار کرنا صورتِ حال کو معمول پر لانے کے لئے ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنا چاہتی ہے اور اس نیک مقصد کے لئے پوری پوری کوشش کر رہی ہے۔ عوام کو خوشحال اور خوش دیکھ کر حکومت کو بڑی مسرت ہو گی پچھلے آٹھ برس سے صدر ایوب اسی مقصد کے حصول کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ عوام کو یہ بات سمجھنی چاہیئے کہ حکومت اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے تمام کام کر سکتی ہے اور ایسا کوئی کام نہیں کر سکتی جو حکومت کے اور سفر کرنے والے لوگوں کی استطاعت سے باہر ہو۔

● کراچی ۲ فروری

روس کے وزیر طبقات الارض نے امکان ظاہر کیا ہے کہ پاکستان کے لئے روسی امداد بڑھا دی جائے گی۔ روسی وزیر نے آج منصوبہ بندی کمیشن کے وائس چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد سے ملاقات کی جس میں مسٹر احمد نے تجویز پیش کی کہ روس کو پاکستان کی امداد بڑھانے پر غور کرنا چاہیئے۔

روسی وزیر نے خیال ظاہر کیا کہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ پاکستان کے لئے روسی امداد میں اضافہ نہ کیا جائے۔

روسی وزیر نے کہا کہ دونوں دوست ملکوں میں امداد کا معاہدہ پاکستان کی ترقیاتی سرگرمیوں میں روسی امداد کی ابتداء ہے۔ مسٹر احمد نے تجویز پیش کی کہ روس کو امداد کی شرائط نرم کرنے کے سوال پر بھی غور کرنا چاہیئے روسی قرضے پر شرح سود تو نسبتاً کم ہے مگر اس کے ساتھ ادائیگی کی مدت قدرے کم ہے۔

انہوں نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ روس کو پاکستان اور دوسرے ترقی پذیر ممالک سے زیادہ سے زیادہ تیار مال درآمد کرنا چاہیئے۔ روسی وزیر نے ان تجاویز کو سراہا۔

روسی وزیر اور منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین نے پاکستان کے لئے روسی امداد کے معاہدہ پر عملدرآمد کی رفتار کا جائزہ لیا۔ اس معاہدہ پر گزشتہ سال ستمبر میں ماسکو میں دستخط ہوئے تھے۔ روسی وزیر نے معاہدہ پر عملدرآمد کی رفتار پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے دونوں ملکوں کے درمیان تیل کی تلاش کے سلسلے میں بڑھتے ہوئے تعاون پر مسرت کا اظہار کیا۔

بعد ازاں روسی وزیر نے وزیر صنعت مسٹر الطاف حسین سے ملاقات کی اور باہمی مفاد کے مسائل پر بات چیت کی۔ بات چیت خوشگوار ماحول میں ہوئی پاکستان کی طرف سے آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے ڈائریکٹر جنرل انور خاں اور انوسمنٹ پروموشن بیورو کے وائس چیئرمین ایس ایس جعفری اس گفتگو میں شریک ہوئے۔

● راولپنڈی ۳ فروری

اٹلی کے وزیر صنعت و تجارت مسٹر اینڈرروئی حکومتِ پاکستان کی دعوت پر ۷ فروری کو پاکستان آئیں گے وہ ۹ فروری تک پاکستان میں قیام کریں گے۔ مسٹر اینڈرروئی ۸ فروری کو راولپنڈی پہنچیں گے جہاں وہ وزیر صنعت مسٹر الطاف حسین اور منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد سے دونوں ملکوں میں تجارتی اور فنی تعاون بڑھانے کے بارے میں بات چیت کریں گے۔ مسٹر ایم ایم احمد ۸ فروری کو ان کے اعزاز میں دوپہر کے کھانے کی دعوت دیں گے۔

● راولپنڈی ۳ فروری۔

صنعت و تجارت اور فنی تعاون کو وسعت دینے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان کا ایک وفد عنقریب افغانستان جائے گا۔ وفد کے کابل جانے کی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ دریں اثنا حکومتِ پاکستان افغانستان کو پاکستان کے راستے تجارت کرنے کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں دینے کے اقدامات پر غور کر رہی ہے۔ پاکستان کے راستے برآمد ہونے والی بعض اشیاء پر سیلز ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے اور کراچی کی بندرگاہ کے ذریعے افغانستان کو بھارت کے ساتھ تجارت کرنے کی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں۔ یہ تجارت غیر جانبدار جہازوں کے ذریعے کرنی ہو گی۔ افغانستان کے پھلوں کو بھی حسینی والا کے راستے بھارت لے جانے کی خاص اجازت دے دی گئی ہے۔

— راولپنڈی ۳ فروری

امریکی سفارت خانہ نے حکومتِ پاکستان کو یقین دلایا ہے کہ وہ آئندہ پاکستان میں کسی مسئلے کے بارے میں رائے عامہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرے گی۔ پچھلے دنوں امریکی سفارت خانہ نے مسئلہ ویت نام کے بارے میں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متعدد افراد کو جن میں طلباء اور سرکاری حکام شامل تھے ایک سوالنامہ بھیجا تھا اس سوالنامہ کے ذریعہ ایک امریکی پروفیسر کے ایک مضمون کے متعلق عوام کی رائے معلوم کی گئی تھی۔ اس مضمون میں انہوں نے ویت نام میں امریکی جارحیت کی حمایت کی ہے۔

نفع ہی نفع
قرآن پاک کی طباعت و اشاعت میں
بلا خوف و خطر روپیہ لگا کر ثواب دارین حاصل کریں اور گھر بیٹھے آرام سے بہت معقول نفع ماہ بماہ وصول کرتے رہیں۔ روپیہ محفوظ۔ نفع اتنا مناسب کہ کسی اور جگہ سے نہ مل سکے۔
مکمل تفصیلات معلوم کرنے کے لئے
کتاب خاص پیشکش مفت طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس ۵۲۰ کراچی

ھوالشافی
بے بی ٹانک
BABY TONIC
(۱) بچوں کے اسہال اور بدہضمی (۲) کمزوری اور سوکھا پن (۳) دانت نکالنے کی تکلیف (۴) مٹی کوئلہ وغیرہ کھانے کی عادت اور (۵) چڑچڑا رونے والا مزاج وغیرہ بفضلہ تعالیٰ بے بی ٹانک سے جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔
بڑی شیشی تین روپیہ اور ۱/۲ کورس سوا روپیہ ہیں خرچ ڈاک ڈیڑھ روپیہ خواہ ایک شیشی منگوائیں خواہ زیادہ
معالج حضرات کے لئے معقول کمیشن
● کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
● ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس موصیان کا قیام اور اُن کے صدر کا انتخاب

محترم اُمراء اضلاع، صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ کی فوری توجہ کیلئے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مجالس موصیان اور ان کے فرائض کے بارے میں مفصّل اعلان فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت اِس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے تازہ ارشادات کی روشنی میں مندرجہ ذیل مزید ہدایات کا اعلان کیا جاتا ہے:۔

(۱) جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔

(۲) انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم ۲/۳ ہے۔ صرف بیمار، مسافر اور معذور کا استثناء ہو گا۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ بقایا دار موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔

(۳) مجلس موصیان کا صدر منتخب کرا کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب اطلاع دیں گے۔ یہ اطلاع یا رپورٹ صدر مجلس بہشتی مقبرہ ربوہ کے نام بھیجی جائے۔ اس انتخاب کو بعد ازاں نظارت علیا کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۴) حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری کے بعد صدر مجلس موصیان مقامی مجلس عاملہ کا رکن بھی قرار پائے گا۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی تاکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

(۵) قیام مجالس موصیان اور انتخاب صدر کے لئے جماعتوں کے مقامی صدر صاحبان اور امراء صاحبانِ اضلاع اور مربیانِ سلسلہ احمدیہ ذمہ دار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے اندر اندر یہ انتخابات مکمل ہونے لازمی ہیں۔

(۶) اِس سلسلہ میں ریکارڈ اور مزید کارروائی دفتر مقبرہ بہشتی ربوہ کے ذریعہ ہو گی۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

صدر مجلس کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ ربوہ

بستر کی تلاش

مورخہ ۲۹ جنوری سوا تین بجے بعد دوپہر ربوہ سے شریف کمپنی کی بس جس پر تمام مسافر احمدی بھائی تھے لاہور کے لئے روانہ ہوئی اور شام کے قریب بادامی باغ پہنچی۔ اس بس پر خاکسار کے بھائی شیخ نذیر احمد صاحب شفیع کے بچے بھی سوار تھے ان کا بستر جس میں کوٹ اور دوسرے کپڑے بھی تھے کسی دوسرے بستر سے بدل گیا ہے۔ براہِ مہربانی یہ بستر ۸/۔913 سمن آباد لاہور پر برادرم شیخ فضل احمد صاحب کو پہنچا کر اپنا بستر حاصل کر لیں۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ

درخواستِ دعا

لائلپور۔ مکرم عبد اللطیف صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ شدید طور پر بیمار ہیں۔ ان کا ۲۔فروری کو ڈسٹرکٹ ہسپتال لائلپور میں آپریشن ہونا تھا جو خیال ہے ہو گیا ہو گا۔

احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

نکاح اور رخصتانہ کی تقریب

مورخہ ۲۔فروری بروز جمعرات عزیزہ فائقہ درد صاحبہ بنت حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح اور رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ دس بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال شفقت و غلام نوازی سے حضرت درد صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان واقع دار الصدر شرقی میں تشریف لا کر عزیزہ کے نکاح کا اعلان برادرم مکرم حمید حسن صاحب منور ابن مکرم چوہدری محبوب حسین صاحب ستوری آف لیہ ضلع مظفر گڑھ کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ اور حاضرین سمیت نکاح کے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ خطبہ نکاح میں حضور پُر نور نے تقویٰ اور اعمال صالحہ پر زور دینے کے علاوہ حضرت درد صاحب رضی اللہ عنہ کی خدماتِ دینیہ کا بھی ذکر فرمایا۔ اعلان نکاح کے معاً بعد حضور کی موجودگی ہی میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ حضور کے ارشاد پر مکرم مولوی عبد العزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہٗ عزیز مجیب الرحمٰن صاحب درد نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ اشعار سنائے اور اس کے بعد حضور نے تمام حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور اندرون خانہ تشریف لے گئے اور دُلہن کے سر پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے دعاؤں سے نوازا نیز حضرت درد صاحب کی بیگم صاحبہ جو علیل ہیں اُن کی مزاج پُرسی کی۔ اور کچھ دیر اُن کے پاس حضور تشریف فرما رہے اور پھر تمام مستورات سمیت دعا کروائی۔

بارات جو یکم فروری کو شام کے وقت لیہ سے ربوہ پہنچی تھی ۲۔فروری کو بارہ بجے بعد دوپہر بخیر و عافیت واپس روانہ ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر اور برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔

(خاکسار محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ربوہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲/۱/۶۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں میرے لڑکے عزیزم رحمت اللہ ہادی ایم۔اے (سٹوڈنٹ) کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ شمیم اختر صاحبہ بنت برادرم قریشی احمد حسین صاحب ساہر ہوٹل محلہ احمدیہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب بھارت سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ولایت حسین دکاندار محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

بقیہ صفحہ اوّل

محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لے جائیں گے اور وہاں سے ۵۔فروری کو عازمِ گیمبیا ہوں گے۔

احباب بخیر و عافیت منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲